نعت گوئی: تجزیاتی مطالعہ

نمبر شمار	مصنف	ادارہ ہذا
1	غلام عباس	صدر شعبہ اُردو، گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج مظفر گڑھ، پاکستان
2	وسیم عباس	شعبہ اُردو، غازی یونیورسٹی ڈیرہ غازی خان، پاکستان
3	نرمین خان	شعبہ اُردو، بہاء الدین زکریا یونیورسٹی ملتان، پاکستان

Abstract: This dissertation paper encompasses the various features of Naat recitation. This abstract highlights the literal as well as the contextual meaning of the art of Naat recitation. Naat is another name for the praise of the Holy Prophet (PBUH). Naatiya poetry refers to the poetry in which the position, character, and virtues of the Holy Prophet (PBUH) are mentioned. This topic is related to the benefaction of humanity's love for the Holy Prophet (PBUH), which is part of faith. The Sufis have also played a significant role in developing the genre of recitation. The festival of Milad-ul-Nabi (PBUH) and Naatiya Mushairas in the holy month of Ramadan gave rise to this genre. The prevailing trends of Naat, along with the origin of Naat recitation, have been minutely discussed in the given abstract. The emotions and feelings of Naat saying poets have been described with full intellectual vigour in this article. This paper upholds the work of several poets in Arab and Dakan culture who made their mark in Naat recitation. The impact of the Persian language on the Urdu language regarding the art of Naat skill has also been elaborated in the given abstract; moreover, the everlasting role of mystic poets has also been a hallmark of this publication. The exalted figures like Allama Muhammad Iqbal, Altaf Hussain Hali, Hafeez Jahangir, and Molana Zafar Ali have earned an unprecedented name in the genre of Naat recitation. In the 02
th century, the genre of the Naat-goi got a lot of development. The Urdu poets have a true love for the Holy Prophet (PBUH). The poet's love for the Holy Prophet (PBUH) can be well estimated from their exemplary speech.

Key words: Naat, Praise, Character, Virtues, Benefactor.

Email: abbasblouch997@gmail.com

نعت گوئی اردو شاعری کے زیور کا خوبصورت نگینہ ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح خود اللہ عزوجل نے کی ہے۔ نعت عربی زبان کا لفظ ہے۔ اس کے لغوی معنی تعریف کے ہیں۔ یہ لفظ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے لیے مخصوص ہے۔ ڈاکٹر فرمان فتح پوری اردو کی نعتیہ شاعری" میں لکھتے ہیں:

" نعت عربی زبان کا لفظ ہے اور اس کے لغوی معنی تعریف یا وصف بیان کرنے کے ہیں" [1] گویا نعت کا لفظ تعریف اور توصیف کے لیے استعمال ہوتا ہے ۔ جبکہ اصطلاح میں نعت حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ذات کا والہانہ تذکرہ ہے۔ ڈاکٹر فرمان فتح پوری رقمطراز ہیں:

ادبیات اور اصطلاحات شاعری میں نعت کا لفظ اپنے مخصوص معنی رکھتا ہے۔ یعنی اس سے صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدح مراد لی جاتی ہے۔[2]

ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی رقمطراز ہیں: "نعت وہ صنف نظم ہے جس میں رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات، صفات، اخلاق اور شخصی حالات وغیرہ کا بیان ہوتا ہے اور آپ کی ہمہ پہلو مدح کی جاتی ہے۔[3] عام طور پر نعت کو تعریف، ثنا، حمد اور منقبت وغیرہ کے ہم معنی لیا جاتا ہے۔ اصطلاحی معنوں میں نعت اور وصف صرف سراپا کے بیان کے لیے استعمال میں آتے ہیں۔ بظاہر نعت کے موضوع کا تعین آسان نظر آتا ہے اور یوں محسوس ہوتا ہے کہ نعت حضور ﷺ کی مدح کا دوسرا نام ہے۔ لیکن اگر عربی، فارسی اور اردو میں موجودہ نعتیہ کلام کا بغور مطالعہ کیا جائے تو اس میں موضوع کی عظمت اور وسعت کا اندازہ ہوتا ہے

ڈاکٹر رفیع الدین اشفاق رقمطراز ہیں:

نعت کے معنی یوں تو وصف کے ہیں لیکن ہمارے ادب میں اس کا استعمال صرف حضرت رسول کریم سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصف وثنا کے لیے ہوا ہے۔ جس کا تعلق وہی احساس اور عقیدت مندی سے ہے۔ لہٰذا اسے خالص دینی اور اسلامی ادب میں شمار کیا جائے گا[4] نعتیہ ادب اس حقیقت کا عکاس ہے کہ ہر نعت گو شاعر کی نعتوں میں مختلف موضوعات کے ساتھ ساتھ کسی خاص موضوع کا عنصر زیادہ پایا جاتا ہے۔

اصطلاحی مفہوم میں نعتیہ شاعری سے مراد وہ شاعری ہے جس میں آنحضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے منصب، سیرت اور محاسن کا ذکر پایا جائے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات سے محبت کا اظہار ہر دور میں رہا ہے۔ شعراء کرام نے اپنی محبت کا اظہار نعتیہ شاعری سے کیا۔ نعت کا موضوع بہت مختصر سا دکھائی دیتا ہے لیکن حقیقت میں یہ ایک وسیع موضوع ہے۔ اس موضوع کا تعلق محسنِ انسانیت سے ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام جہانوں کے لیے رحمت بن کر آئے ہیں۔

قرآن پاک میں ارشاد ربانی ہے:

وَمَا أَرْسَلْنٰکَ الا رحمۃ اللعلمین

ترجمہ:

"اور ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر ہی بھیجا ہے۔"

نعت اردو کی بہترین صنفِ سخن ہے۔ اردو شعراء نعتیہ کلام میں اپنے جذبات واحساسات کو بھرپور فکری توانائی کے ساتھ بیان کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ شروع میں نعت کا موضوع آپ صلی اللہ علیہ و

آلہ وسلم کی سیرت تک محدود رہا۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اس موضوع میں سیرت پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مختلف پہلو شامل ہوتے گئے۔ اس طرح اس صنف کے موضوعات میں اضافہ ہوتا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بحیثیت معلم اخلاق، محسنِ انسانیت، رحمتِ عالم، پیغمبر اعظم، رہبر انسانیت اور انسانِ کامل کی حیثیت سے نعت کے موضوعات میں پیش کیا گیا اور اس طرح آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات کا ذکر بھی نعتیہ کلام میں ملتا ہے۔ اگر عرب معاشرے میں نعت گوئی کا سراغ لگایا جائے تو حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت کعب بن زہیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔ یہ دونوں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں نعتیہ کلام پیش کرتے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے داد حاصل کرتے تھے۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دورِ حیات میں جن صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے نعتیں کہیں ان میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضرت عمر فاروق □، حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے اسمائے گرامی نمایاں ہیں۔

امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ نے نعتیہ قصیدہ تحریر کیا جو نعتیہ ادب میں قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ اس قصیدہ کو قصیدہ بردہ شریف کہتے ہیں۔ اس قصیدہ کو قصیدہ بردہ شریف اس لیے کہا جاتا ہے کہ آپ بیمار تھے اور حالِ خواب میں امام بوصیریؒ نے یہ نعتیہ قصیدہ دربارِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں پیش کیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم خوش ہوئے اور اپنی چادر مبارک امام بوصیریؒ کے جسم پر ڈال دی اور جب امام بوصیریؒ بیدار ہوئے تو چادر مبارک ان کے شانوں پر تھی۔ اس چادر مبارک کو اوڑھنے کے بعد امام بوصیریؒ شفایاب ہو گئے۔

آپ کے تحریر کردہ اس قصیدے کو جتنی شہرت حاصل ہوئی وہ عربی کے کسی اور قصیدے کو حاصل نہ ہو سکی۔ اردو نعت گوئی کو فارسی زبان نے بھی متاثر کیا ہے۔ حضرت امیر خسروؒ اور مولانا عبد الرحمٰن جامیؒ کی نعت گوئی نے اردو کی نعتیہ شاعری کو خاص طور پر متاثر کیا ہے۔ فارسی زبان کسی دور میں ہماری روز مرہ زندگی میں رچ بس گئی تھی لیکن اب معیارات تبدیل ہو چکے ہیں۔ فارسی زبان میں لکھی گئی نعتیں اب ترجمہ ہو کر اردو کا حصہ بن رہی ہیں۔

ڈاکٹر فرمان فتح پوری رقمطراز ہیں:

"فارسی کے اکثر شعراء کے یہاں نعت کے نمونے ملتے ہیں لیکن اردو نعت کو شیخ سعدیؒ، حضرت امیر خسروؒ، مولانا جامیؒ اور قدسیؒ وغیرہ نے بطور خاص متاثر کیا ہے۔[5]نعت گو شعراء میں تواضع

کا طرزِ عمل پایا جاتا ہے۔ یہ طرزِ عمل دراصل پیروی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کوشش کا ثمر ہے۔ بعض نعت گو شعراء کے نزدیک نعت گوئی کا محرک حصولِ ثواب کا جذبہ بھی ہے کیونکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت ایمان کا جزو ہے۔

ڈاکٹر فرمان فتح پوری رقمطراز ہیں:

مسلمانوں کا یہ عقیدہ اور ایمان ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرنا ان کی سیرت و شخصیت سے عوام الناس کو روشناس کرانا، ان کی پیروی و تقلید کی ترغیب دینا اور ان کے نام پر درود و سلام بھیجنا کارِ ثواب اور ذریعہ نجات ہے۔[6] نعت گوئی کی صنف کو ترقی دینے میں صوفیاء کرامؒ نے بھی خاصا کردار ادا کیا ہے۔ صوفیاء کرام کے عقیدت مندوں اور پیروی کرنے والوں میں کچھ اعلیٰ درجے کے شعراء ہو گزرے ہیں جن کی کاوش سے نعت خوانی کا دائرہ وسیع سے وسیع تر ہوتا چلا گیا۔ جن صوفی شعراء نے نعت گوئی کو ترقی کی منزل تک پہنچایا ان میں مولانا رومیؒ، امام احمد رضاؒ بریلوی، پیر مہر علی شاہؒ، شہباز قلندرؒ، سچل سرمستؒ اور بے دم شاہ وارثیؒ کے نام خاص طور پر تحسین کے قابل ہیں۔

میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی محافل اور رمضان المبارک کے مقدس مہینے میں نعتیہ مشاعروں سے اس صنف کو خاصا عروج ملا۔

ڈاکٹر فرمان فتح پوری رقمطراز ہیں:

" میلاد یا مولود شریف کی محفلیں پہلے بکثرت منعقد ہوتی تھیں۔ یہ محفلیں آج بھی مقبول ہیں اور ان محافل میں نعت کے ساتھ درود و سلام بھی بڑے جوش و خروش سے با آواز بلند پڑھا جاتا ہے۔ نتیجہ یہ کہ شاعری کی کسی اور صنف سے عام مسلمان واقف ہوں یا نہ ہوں لیکن نعت کا نام اور اس کا اصطلاحی مفہوم سب جانتے ہیں[7] جنوبی ہند میں بھی اردو نعتیہ شاعری کے اولین نمونے صوفیاء کرام کے ہاں مل جاتے ہیں۔ ان میں خواجہ بندہ نوازؒ، گیسو درازؒ، فخر الدین نظامیؒ، قلی قطب شاہؒ، خوب محمد چشتیؒ، ملا اسد اللہ وجہی، ملا غواصی، شیخ محمد مظہر فخر الدین ابن نشاطی، محمد ابراہیم صنعتی اور علی عادل شاہ شاہی خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔

ڈاکٹر ریاض مجید رقمطراز ہیں:

"اردو کے پہلے صاحب دیوان شاعر قلی قطب شاہ تک کی درمیانی شعری روایت میں بہت سے صوفیائے کرام کے نام ملتے ہیں۔ ان صوفیائے کرام کے ملفوظات و تصانیف میں دوسرے عارفانہ و صوفیانہ مسائل کے علاوہ کہیں کہیں نعت کے عناصر بھی ملتے ہیں اردو نعت کے آغاز و ارتقاء کے سلسلے میں صوفیاء و مشائخ کا یہ اثاثہ نعت تعداد میں تھوڑا سہی) مگر اپنی تاریخی حیثیت کے سبب بہت اہم ہے[8]

دکن میں بھی اردو نعت گوئی کے نمونے مل جاتے ہیں۔ ولی دکنی اردو شاعری میں نمایاں مقام رکھتے ہیں۔ آپ کے نعتیہ اشعار اردو نعت گوئی کے ارتقائی سفر میں ایک اہم حوالہ ہیں۔

نمونہ کلام درج ذیل ہے:

عشق میں لازم ہے اول ذات کوں فانی کرے
ہو فنا فی اللہ دائم یادِ یزدانی کرے
یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم دو جہاں کی عید ہے تجھ ذات سوں
خلق کوں لازم ہے جیو کوں تجھ پہ قربانی کرے

چند ابائی، شرف النساء شرف اور ولی دکنی کے علاوہ لطف النساء امتیاز، خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں جنہوں نے دکنی شاعری میں نعت گوئی کو فروغ دینے میں اہم کردار ادا کیا۔

1857ء کی جنگ آزادی کے بعد نعت گوئی کی صنف کو فروغ دینے میں جن شعراء کے نام خاص طور پر قابلِ تحسین ہیں ان میں مولانا الطاف حسین حالیؔ، علامہ محمد اقبالؒ، مولانا ظفر علی خانؒ اور حفیظ جالندھریؒ اہمیت کے حامل ہیں۔

مولانا الطاف حسین حالیؔ نے مقصدی نعت گوئی کو فروغ دیا۔ آپ نے نعت گوئی میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوصاف کو بڑی خوب صورتی کے ساتھ بیان کیا۔ [9]

حالیؔ نے اپنی مدس میں سادگی اور پرکاری کو ملحوظ خاطر رکھا۔ نمونہ کلام ملاحظہ کیجیے۔

وہ نبیوں میں رحمت لقب پانے والا
مرادیں غریبوں کی بر لانے والا
مصیبت میں غیروں کے کام آنے والا
وہ اپنے پرائے کا غم کھانے والا
فقیروں کا ملجا ضعیفوں کا ماویٰ
یتیموں کا والی غلاموں کا مولیٰ

ڈاکٹر فرمان فتح پوری رقمطراز ہیں:

حالیؔ کے نعتیہ اشعار ہر قسم کے تکلف سے پاک ہیں ان میں نہ تو فکر و خیال کی جدت دکھانے کی کوشش کی گئی ہے نہ کسی قسم کے مبالغے یا لفظی اہتمام سے کام لیا گیا ہے نہ غیر ضروری معنی آفرینی کو جگہ دی گئی ہے نہ الفاظ کی شعبدہ گری کو شاعری کا طرہ امتیاز سمجھا گیا ہے. حالیؔ نے جو کچھ کہنا چاہا ہے درد

بھرے دل کے ساتھ بے ساختہ زبان میں کہہ دیا ہے۔ [10] اردو شاعری میں حفیظ جالندھری ایک نمایاں مقام و مرتبے کے حامل ہیں۔
"شاہنامہ اسلام" ان کا ایک اہم کارنامہ ہے۔ جس میں انہوں نے تاریخِ اسلام کو خوب صورتی کے ساتھ نظم کیا ہے۔
ڈاکٹر طلحہ رضوی برق رقمطراز ہیں:
"شاہنامہ اسلام حفیظ کا وہ زندہ کارنامہ ہے جس میں حفیظ کے نعتیہ اشعار ان کے خلوص و شوق، عشق و محبت اور درد و گداز دل کے غماز ہیں۔ حفیظ کے جذبات مطہر کے تقدس کی قسم کھائی جا سکتی ہے۔[11] اردو نعت گوئی میں مولانا ظفر علی خان کا نام بھی نمایاں اہمیت کا حامل ہے۔ آپ کی شاعری میں مذہب سے وابستگی، دینِ اسلام کی سربلندی کے مضامین موجود ہیں۔ آپ کی نعتیہ شاعری میں رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے گہری محبت و عقیدت کا اظہار پایا جاتا ہے۔ جناب شورش کاشمیری مولانا ظفر علی خان کی نعتیہ شاعری کے بارے میں رقمطراز ہیں:
" جن ہستیوں کو انہوں نے خراج ادا کیا اس باب میں انہوں نے سنگلاخ سے سنگلاخ زمینیں منتخب کیں اور شگفتہ سے شگفتہ اشعار نکالے۔[12] بیسویں صدی میں علامہ محمد اقبال ایک نامور شاعر کی حیثیت رکھتے ہیں۔ آپ کے کلام میں ایسے اشعار موجود ہیں جن سے یہ درس ملتا ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت اور حیاتِ طیبہ کا مطالعہ کرنے سے انسان اپنی زندگی سنوار سکتا۔ چند اشعار ملاحظہ کیجئے:

"خودی کی جلوتوں میں مصطفائی
خودی کی خلوتوں میں کبریائی
زمین و آسمان و کرسی و عرش
خودی کی زد میں ہے ساری خدائی[13]

علامہ اقبال نعت گوئی میں ایک منفرد انداز رکھتے ہیں۔ علامہ اقبال کے اندازِ نعت گوئی کے بارے میں ڈاکٹر فرمان فتح پوری رقمطراز ہیں:
"اساسی طور پر ان کا سارا کلام توحید و رسالت کے پاکیزہ تصورات و حکیمانہ نکات کا مظہر ہے۔ لیکن رسمی انداز کی نعتیہ نظمیں یا غزلیں ان کے ہاں نہیں ملتیں۔ ہاں مختلف میں درجنوں ایسے اشعار یا ٹکڑے مل جاتے ہیں جو اعلیٰ درجے کی نعتیہ شاعری کے زمرے میں آتے ہیں۔ [14] علامہ اقبال کے نعتیہ کلام میں آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات وصفات اور اوصافِ حمیدہ کا ذکر جس حسن کاری کے ساتھ بیان

ہوا ہے اس کی مثال بہت کم ملتی ہے۔ علامہ محمد اقبال کی آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سچی محبت کا اندازہ آپ کے کلام سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے۔ چند اشعار ملاحظہ کیجئے۔

وہ دانائے سبل ﷺ ختم الرسل ﷺ مولائے کل ﷺ جس نے
غبارِ راہ کو بخشا فروغ وادی سینا
نگاہِ عشق و مستی میں وہی اول وہی آخر
وہی قرآں وہی فرقاں وہی یٰسین وہی طٰہ [15]

بیسویں صدی میں نعت گوئی کی صنف کو بہت فروغ حاصل ہوا۔ نعت گو شعراء کی ایک لمبی فہرست ہے جنھوں نے اس صنف میں طبع آزمائی کی اور نعتیہ شاعری کے اچھے نمونے یادگار چھوڑے۔ ان نعت گو شعراء میں محسن کاکوروی، امیر مینائی شاہ نیاز بریلوی، بے دم وارثی، مولانا احمد رضا خان بریلوی، بہزاد لکھنوی، دری، محشر رسول نگری، عبد العزیز خالدؔ، حافظ لدھیانوی، حمید صدیقی، مولانا ماہر القادری اعظم چشتی اور عبد الکریم ثمر کے نام خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔ جن کے نعتیہ کلام سے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات کی حیاتِ طیبہ کو نئے انداز سے دیکھنے میں مدد ملتی ہے۔[16]

حوالہ جات:

[1]. فرمان فتح پوری، ڈاکٹر، "اردو کی نعتیہ شاعری"، ص، 01، حلقہ نیاز ونگار کراچی، 1974ء۔

[2]. ایضاً

[3]. رفیع الدین ہاشمی، "اصناف ادب"، سنگ میل پبلی کیشنز، ص:05، لاہور، 1976ء۔

[4]. رفیع الدین، اشفاق، ڈاکٹر، "اردو میں نعتیہ شاعری"، ص32، اردو اکیڈمی سندھ کراچی، 1976ء۔

[5]. فرمان فتح پوری، ڈاکٹر، "اردو میں نعتیہ شاعری"، ص، 30، حلقہ نیاز ونگار کراچی، 1974ء۔

[6]. فرمان فتح پوری، ڈاکٹر، "اردو کی نعتیہ شاعری"، ص، 39، حلقہ نیاز ونگار کراچی، 1974ء۔

[7]. فرمان فتح پوری، ڈاکٹر، "اردو کی نعتیہ شاعری"، ص، 42، حلقہ نیاز ونگار کراچی، 1974ء۔

[8]. ریاض مجید، ڈاکٹر، "اردو میں نعت گوئی"، ص 171، شہرت بخاری، اقبال کادمی لاہور، 1990ء۔

[9]. نور الحسن ہاشمی، مرتبہ کلیات ولی، مطبوعہ الوقار، پبلی کیشنز، لاہور، ص:348، 1976ء۔

[10]. مسدس حالی صدی ایڈیشن، 1935ء، ص، 19، ڈاکٹر غلام حسین ذوالفقار، بزم اقبال لاہور۔

[11]. فرمان فتح پوری، ڈاکٹر، "اردو کی نعتیہ شاعری"، ص، 73، حلقہ نیاز ونگار کراچی، 1974ء۔

[12]. طلحہ رضوی برق، ڈاکٹر، "اردو میں نعتیہ شاعری"، ص60، دانش اکیڈمی بہار، 1974ء۔

[13]. نقوش شخصیات نمبر جلد دوم، مرتبہ محمد طفیل، لاہور، 1955ء۔

[14]. علامہ محمد اقبال، ڈاکٹر، "بالِ جبریل"، ص:65، تاج کمپنی لاہور۔

[15]. فرمان فتح پوری، ڈاکٹر، "اردو کی نعتیہ شاعری"، ص 81، حلقہ نیاز ونگار کراچی، 1974ء۔

[16]. علامہ محمد اقبال، ڈاکٹر، "بالِ جبریل"ص:02، تاج کمپنی لاہور۔